السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چال میں میانہ روی سے کیا مراد ہے؟ کیا شریعتِ اسلامی میں کوئی ایسی شکل ہے کہ آدمی کو اکڑ کر چلنے کی اجازت ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن حکیم میں لقمان حکیم کی نصیحت موجود ہے جو اُنہوں نے اپنے بیٹے سے کی تھی، انہوں نے فرمایا:

وَاقصِد فى مَشيِكَ ... ١٩ ... سورة لقمان

''اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کرو۔''

میانہ روی سے مراد یہ ہے کہ نہ تو چال میں مغرور لوگوں جیسی رعونت پائی جائے، نہ سفلی مزاج رکھنے والوں کا چھچھوراپن اور نہ بیماروں جیسی کمزوری کا اظہار ہو بلکہ چال میں وقار اور متانت پائی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَعِبادُ الرَّحمـٰنِ الَّذينَ يَمشونَ عَلَى الأَرضِ هَونًا ... ٦٣ ... سورة الفرقان

''رحمٰن کے (نیک) بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں۔''

اکڑ کر چلنے کی ممانعت ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلا تَمشِ فِى الأَرضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَن تَخرِقَ الأَرضَ وَلَن تَبلُغَ الجِبالَ طولًا ... ٣٧ ... سورة الإسراء

''اور زمین پر اکڑ کر نہ چل کہ نہ تو تُو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ بلندی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتا ہے۔''

لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے فرمایا:

وَلا تَمشِ فِى الأَرضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لا يُحِبُّ كُلَّ مُختالٍ فَخورٍ ... ١٨ ... سورة لقمان

''اور زمین پر اترکر نہ چل! کسی تکبر کرنے والے شیخی خورے کو اللہ پسند نہیں کرتا۔''

البتہ رمل کو اسلام نے مشروع کیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنھم جب مدینہ سے بیت اللہ کی زیارت کے لیے آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ طواف کے ابتدائی تین چکروں میں رمل کریں یعنی پہلوانوں کی طرح اکڑا اکڑ کر تیز تیز چلیں۔

کفارِ مکہ کا خیال تھا کہ مدینے کی آب وہوا موافق نہ ہونے کی وجہ سے مسلمان کمزور ہو چکے ہیں۔ لہذا وہ ان کے مقابلے کی اب سکت نہیں رکھتے۔ ان کی اس غلط فہمی کو مسلمانوں نے رمل سے دُور کیا۔

اسی طرح میدانِ جہاد میں دشمن کو مرعوب کرنے کے لیے اکڑ کر چلنا جائز ہے، جیسے کہ ابو دُجانہ رضی اللہ عنہ کا عمل ہے، دیگر اوقات میں تواضع اور انکساری سے ہی چلنا چاہیے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

اسلامی آداب واخلاق، صفحہ: 616